Regd. No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم: سہ شنبہ ★ ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۱۶ تبلیغ ۱۳۳۴ ھش ★ ۱۶ فروری ۱۹۵۵ء	نمبر ۴۰

پاکستان تاریخ کانفرنس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر

ایک جامع کتاب شائع کریگی

خیرپور ۱۵ فروری۔ پاکستان تاریخ کانفرنس جس کا پانچواں سالانہ اجلاس آجکل خیرپور میں ہو رہا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ایک جامع کتاب شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس امر کا اعلان کانفرنس کے صدر مسٹر فضل الرحمٰن نے کل کانفرنس کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے اس سلسلہ میں انتہائی معتبر ذرائع سے مواد حاصل کیا جائے گا۔ اور پھر کوشش کی جائے گی۔ کہ سیرت کی یہ کتاب جدید طرز پر لکھی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس کام پر کافی روپیہ خرچ ہوگا۔ نیز امید ظاہر کی۔ کہ جہاں لوگ اس رقم کو فراہم کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہاں وہ حضرات جنہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر ریسرچ کی ہے۔ اور اس بارے میں وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ وہ اس کتاب کی تدوین میں تاریخ کانفرنس کا ہاتھ بٹائیں گے:

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۱۵ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ "درد بڑی سخت ہے اور جلاب لینا پڑا ہے"۔ احباب حضور کی صحت کے متعلق التزام سے دعائیں جاری رکھیں

سلامتی کونسل نے فارموسا کے مسئلہ پر بحث ملتوی کر دی

دلچسپی رکھنے والے ممالک باہمی صلاح مشورے سے اس مسئلہ کو حل کرنیکی کوشش کرینگے

نیویارک ۱۵ فروری۔ کل رات سلامتی کونسل نے فارموسا کے مسئلہ پر غور و خوض ملتوی کر دیا۔ تاکہ اس مسئلہ سے دلچسپی رکھنے والے ملکوں کو آپس میں صلاح مشورہ کرنے کا موقع مل سکے۔ سلامتی کونسل نے اس اجلاس میں جنگ بند کرانے سے متعلق نیوزی لینڈ کی ایک قرارداد پر بحث کرنا تھی۔ لیکن برطانوی نمائندے نے کہا کہ برطانیہ اس بارے میں پہلے ہی مختلف حکومتوں سے صلاح مشورہ کر رہا ہے۔ اور اس بات کا امکان ہے کہ اس کی یہ کوشش بارآور ثابت ہو۔ اسلئے سلامتی کونسل سردست اس مسئلہ پر غور نہ کرے امریکی نمائندے نے بھی اس تجویز کی حمایت کی اور کہا کہ امریکہ اس مسئلہ کو باہمی گفت و شنید کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کرتا رہے گا۔ نیوزی لینڈ کے نمائندے نے افسوس ظاہر کیا کہ چین نے سلامتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ اسلئے یہ بحث ملتوی کرنی پڑی ہے اس نے اپنی تقریر میں سلامتی کونسل پر زور دیا کہ وہ اس بارے میں غافل نہ رہے۔ اور مشرق بعید کی صورت حال کا گہری نظر سے مطالعہ کرتی رہے۔ کومنتانگ نمائندہ نے سلامتی کونسل کی اس اعتدال پسند روش پر نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ سلامتی کونسل نے اس مسئلہ کو حل کرنے کی بجائے اسے مختلف حکومتوں کے صلاح مشورہ پر چھوڑ دیا ہے۔ جن کا نتیجہ خیز ثابت ہونا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔ اس سے پہلے روس کے نمائندے نے یہ تجویز پیش کی کہ کومنتانگ کے نمائندے کو کونسل کے اجلاس سے خارج کر کے چین کے اصل نمائندے کو شرکت کی دعوت دی جائے تاکہ کونسل اس مسئلہ پر بحث جاری رکھ سکے۔ سلامتی کونسل نے روسی نمائندے کی یہ تجویز ایک کے مقابلے میں دس ووٹوں سے مسترد کر دی۔

جمہوریہ چین کے صدر کی طرف سے امریکہ پر جارحانہ پالیسی کا الزام

چین کی "امن پسندی" کے متعلق بلند بانگ دعاوی۔ امریکہ کو شکست دینے کا تہیہ

پیکنگ ۱۵ فروری۔ جمہوریہ چین کے صدر ماؤزے تونگ نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ مشرق بعید میں جارحانہ پالیسی پر کاربند ہے کل انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ ہم اگر روسی عوام اور دوسرے امن پسند لوگوں کی حمایت حاصل کرتے ہیں تو محض اس لئے کہ ہم اپنا دفاع کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ ہم کسی قسم کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتے مزید کہا میں امریکہ کو متنبہ کرتا ہوں کہ امن کی اس پالیسی کا نتیجہ خود اس کے لئے برا ہوگا

چین کے وزیر اعظم و وزیر خارجہ چو این لائی نے بھی امریکہ پر جارحانہ پالیسی کا الزام لگاتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ چینی عوام امریکہ کو شکست دینے کا تہیہ کر چکے ہیں۔

برٹش گی آنا میں مسٹر جگن کو پارٹی سے علیحدہ کر دیا گیا

لنڈن ۱۵ فروری۔ برٹش گی آنا سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں کی پیپلز پروگریسو پارٹی نے اپنے صدر مسٹر جگن کو پارٹی سے نکال دیا ہے اسی طرح ان کی بیوی کو بھی تمام عہدوں سے سبکدوش کر دیا گیا ہے کل پارٹی کی سالانہ کانفرنس میں مجلس انتظامیہ م کے خلاف بھی عدم اعتماد کی تحریک منظور کر لی گئی۔ کام چلانے کے لئے سردست ایک عارضی مجلس انتظامیہ منتخب کی گئی ہے:

جلال بایار پاکستان آنے کے لئے

بحرین سے روانہ ہو گئے

کراچی ۱۵ فروری۔ جمہوریہ ترکی کے صدر جناب جلال بایار پاکستان آنے کے لئے بحرین سے کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ جمعہ کو کراچی پہنچیں گے۔ آپ انقرہ سے کراچی آنے کے لئے پرسوں بحرین پہنچے تھے۔ پاکستان میں آپ کا پر جوش خیر مقدم کیا جائے گا۔ جس کے لئے آجکل وسیع پیمانے پر تیاریاں ہو رہی ہیں۔ آپ کا قیام یہاں دس روز رہے گا۔ مادام رشیدہ جلال بایار اور ترکی کے اعلےٰ افسران آپ کے ہمراہ ہوں گے:

سیٹو کے حلقہ اثر میں فارموسا کو شامل کرنیکی تجویز

پاکستان اس تجویز کی مخالفت کریگا

کراچی ۱۵ فروری۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق پاکستان جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم میں فارموسا کی شمولیت کی مخالفت کرے گا خیال ہے کہ سیٹو کانفرنس میں جو ۲۳ فروری سے بنکاک میں شروع ہو رہی ہے۔ فلپائن اس دفاعی سمجھوتے کے حلقہ اثر میں فارموسا کی شمولیت پر زور دے گا۔ اور اس تجویز کو پیش کرنے میں اسے امریکہ کی پوری تائید حاصل ہوگی۔ جہاں تک سیٹو کے نئے ہیڈ کوارٹر مقرر کرنے کا سوال ہے پاکستان اس سلسلے میں منیلا کے حق میں ووٹ دیگا برخلاف اس کے برطانیہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ م م کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر کے طور پر سنگاپور کا نام پیش کرنا چاہتے ہیں لیکن ملایا کی نوآبادیاتی حیثیت کے پیش نظر سنگاپور کا انتخاب مشکوک نظر آرہا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۵۵ء

مقصد حیات

"انسان کا مقصد حیات" کے زیر عنوان ماہ فروری ۱۹۵۵ء کے ماہنامہ "تذکرہ" کراچی میں ایک مختصر مقالہ مدیر ماہنامہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے مقصد حیات کے متعلق مختلف نظریات کا جائزہ لیا ہے۔ جو مختلف لوگوں نے پیش کئے ہیں۔

جیسا کہ مقالہ نگار نے فرمایا ہے۔

"مقصد حیات کے متعلق تقریباً ہر قوم مختلف نظریہ رکھتی ہے اور جس کا نظریہ جتنا وسیع یا اقرب من الصحیح ہے۔ اس نے اتنی ہی کامیابی حاصل کی ہے۔" حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہمارے سامنے کوئی مقصد نہ ہو۔ ہم کوئی کام سرانجام دے ہی نہیں سکتے۔ چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے بھی اس کام کے مقصد کا سامنے ہونا ضروری ہے۔ ایک مزدور جو روزانہ مزدوری کرتا ہے۔ اس کے سامنے بھی ایک مقصد ہی ہوتا ہے۔ اور بڑے سے بڑا حکومت کا افسر بھی اپنا کام ایک مقصد کے لئے ہی سرانجام دیتا ہے۔

یہ افراد کا حال ہے بعینہ اسی طرح جو قوم کوئی مقصد سامنے رکھ کر کام کرتی ہے۔ اور اپنی حکومت تمدن اور معاشرت کو اسی مقصد کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ ضرور اس مقصد میں کسی نہ کسی دن کامیاب ہوتی ہے۔ اور تمام دنیا پر اثر انداز ہوتی ہے۔ لیکن جو قوم کوئی مقصد سامنے نہیں رکھتی۔ وہ کوئی ترقی نہیں کرتی۔ اور نہ اس کا کوئی وقار پیدا ہوتا ہے۔

قرون اولے میں مسلمانوں کی کامیابی کا راز یہی تھا۔ کہ ان کے سامنے ایک مقصد تھا۔ اور وہ مقصد عام دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچانا تھا۔ یہی مقصد تھا جس نے انہیں سپین سے چین تک پہنچایا۔ اور وہ چند ہی سالوں میں معلومہ دنیا پر چھا گئے۔ پھر آج ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی اقوام دنیا پر چھائی جا رہی ہیں۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ ان کے سامنے علوم ظاہری اور مادی ترقی کا مقصد ہے۔ اسی مقصد کی وجہ سے وہ ہر شعبۂ زندگی میں مادی ترقی کر رہی ہیں۔ اور تمام دنیا پر سبقت لے گئی ہیں اور جن قوموں کے سامنے کوئی مقصد نہیں ان پر غالب آ رہی ہیں۔

افسوس ہے کہ آج مسلمانوں نے وہ مقصد بھلا دیا ہے۔ جو قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے رکھا تھا۔ اور جس کی وجہ سے وہ ابتدا میں کامیاب ہوئے تھے۔ اور کئی صدیوں تک دنیا پر چھائے رہے۔

اگر آج ہم پھر اس مقصد کو لے کر اٹھیں تو یقیناً پھر دنیا پر چھا سکتے ہیں۔ کیونکہ جو مقصد ہمارے سامنے رکھا گیا ہے یہ جاودانی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

اللہ تعالے نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی کامیاب ہوں گے۔ اس لئے یہ وہ مقصد ہے جو اللہ تعالے نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اور اس مقصد سے وسیع تر اور صحیح تر کوئی مقصد نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ ماہنامہ تذکرہ کے مدیر محترم نے لکھا ہے۔

"بعض لوگوں کے نزدیک انسان کی زندگی کا مقصد بس یہی ہے کہ وہ کھائے پئے اور حیات دنیوی کے مزے اڑا کر فنا ہو جائے۔ بعض کہتے ہیں کہ مال و دولت اکٹھا کرنا۔ اور اس پر فخر و غرور کرنے کے سوا دنیا میں انسان کا کوئی کام نہیں۔ بعض علماء یہ بتاتے ہیں کہ طاقتور کا کمزور پر مالدار کا غریب پر اور بڑے کا چھوٹے پر ظلم کرنا ہی ان کا مقصد حیات ہے۔ کچھ اور لوگوں کا یہ خیال ہے کہ انسان کا مقصد کائنات پر اقتدار حاصل کرنا اور اس کو اپنی من مانی خواہشات کے مطابق استعمال کرنا ہے۔ بعض کے نزدیک دنیوی عزت و شہرت اور قدر و منزلت حاصل کرنا انسان کا آخری مقصد ہے۔ بعض اتنے پست گئے کہ انہوں نے جنسی خواہشات کو پورا کرنا ہی نہ صرف انسان کا بلکہ ہر جاندار کا مقصد حیات قرار دے کر اسے حیوانوں کی صف میں لا کھڑا کیا۔ کچھ لوگوں نے سرے سے ان سب جھگڑوں کو ختم کر کے ترک دنیا اور تپیا وغیرہ کو مقصد زندگی سمجھا۔ کچھ لوگوں نے ذرا اور پرواز کی تو اتنا کہا کہ انسان کا مقصد حیات بس خلق خدا کی خدمت کرنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ"
(ماہنامہ تذکرہ فروری ۱۹۵۵ء)

یہ تمام مقاصد حیات جو مختلف لوگوں نے مقرر کئے ہیں ناقص اور محدود ہیں۔ مگر جو اسلام نے جو مقصد حیات ہمارے سامنے رکھا ہے۔ وہ غیر محدود ہے۔ اللہ تعالے کے الفاظ میں وہ مقصد یہ ہے کہ

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

یعنے میں نے جن و انس کو سوا اس کے پیدا نہیں کیا۔ کہ وہ عبادت کریں۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ اس طرح اپنی زندگی گذاریں کہ ہم صحیح معنوں میں اللہ تعالے کے بندے بن جائیں۔

اسی مقصد حیات کی تکمیل کے لئے تمام انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ اور یہی ہمارا مقصد حیات ہے۔ اگر ہم اس مقصد کو لے کر پھر دنیا میں نکلیں۔ تو یقیناً ہم کامیاب ہوں گے۔ اور جو مختلف مقاصد لوگوں نے بنا رکھے ہیں۔ ان کی حیثیت محض ثانوی رہ جائے گی۔ جیسا کہ حقیقتاً ہے اور یہ ثانوی مقاصد جب اس حقیقی مقصد حیات کی روشنی میں تقوے اور عبودیت کے جذبہ سے تکمیل پائیں گے۔ تو دنیا واقعی ایک بہشت بن جائے گی۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ اخبار "الفضل" خود خرید کر پڑھے۔

صدر انجمن احمدیہ کے لئے
مختلف قسم کے واقفین کی ضرورت

رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب تک صرف تحریک جدید کے واقفین لئے جاتے تھے۔ اب ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے لئے بھی واقفین زندگی کی تحریک کی جائے۔ پس اس بارہ میں میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ مخلص احباب اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ عام راہ نمائی کے لئے یہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل قسم کے احباب کار آمد ہو سکیں گے

اوّل۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ڈاکٹر دوم۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

سوم۔ ایسے احباب جن کو انتظامی کاموں کا تجربہ ہو۔ خواہ پنشنر ہوں۔

چہارم۔ ایسے احباب جو تجارتی یا صنعتی دلچسپی رکھتے ہوں۔ خواہ مڈل تک کی تعلیم ہو۔

گزارہ کے متعلق ہر ایک واقف کو صدر انجمن احمدیہ اطلاع دے گی۔ کہ کس اصل پر وہ گزارہ دے سکتی ہے۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

ضروری اعلان برائے عہدہ داران
مجالس خدام الاحمدیہ

سال کے شروع میں مجالس کی طرف سے جو بجٹ تشخیص ہو کر آتا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس کے مطابق بجٹ بناتی ہے۔ مگر جملہ مجالس بجٹ تشخیص کرنے کے بعد اس کو پورا کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتیں۔ جس سے نہ تو سال کے ایک مقررہ حصہ میں مقررہ آمد ہوتی ہے۔ اور نہ ہی سال کے اختتام پر بجٹ کے پورا ہونے کی توقع ہوتی ہے لہٰذا جملہ مجالس کے عہدہ داران اپنے تجویز کردہ بجٹ کو جلد از جلد پورا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ بقایا ہرگز جمع نہ ہونے دیں۔ جوں جوں بقایا بڑھتا جائے گا۔ اس کی وصولی کی امید کم ہوتی جائے گی۔ نیز سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ وہ ممبران سے شروع ماہ میں چندہ وصول کر لیا کریں۔ اگر کوئی خادم خود نہ دے۔ تو اس کے گھر پر جا کر وصول کریں۔ اگر پھر بھی چندہ دینے سے انکاری ہو تو ایک وفد کی صورت میں جا کر اسے سمجھائیں۔ اور ساتھ ساتھ اپنی کوششوں سے مرکز کو بھی اطلاع کرتے رہیں۔

رفتار آمد میں کمی ہونے کے پیش نظر مجلس مرکزیہ کو سخت دقت محسوس ہو رہی ہے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مذہبی رواداری کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

مکرم صاحبزادہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے کی تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء

(۳)

حضور علیہ السلام کو آپ کے دشمنوں نے متواتر اکیس برس تک ہدف طعن و ملامت بنائے رکھا۔ آپ کے صحابہ رضی کو تڑپا تڑپا کر قتل کیا گیا۔ عورتوں کو نہایت شرمناک طریقہ سے شہید کیا۔ بچوں کو بلبلا بلبلا کر مار ڈالا۔ اور وہ دردناک اذیتیں پہنچائیں۔ کہ آج بھی ان کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب مکہ فتح ہوگیا۔ اور یہ دشمن خون کے پیاسے دشمن ہر قسم کی تکلیف و ایذا پہنچانے والے دشمن پورے طور پر آپ کے قبضہ و اقتدار میں آگئے۔ تو آپ نے "لا تثریب علیکم الیوم" کہہ کر انہیں اپنی رحمت و شفقت کی گود میں لے لیا۔

حضرات! نبیٔ اسلام صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تعلیم کو دوسری تعلیمات پر جو ترجیح اور امتیاز ہے۔ اس کا ایک سبب اس کے احکام کی تفصیل۔ ہمہ گیری اور انضباط ہے۔ اور یہ تفصیل۔ ہمہ گیری اور انضباط ہمیں رواداری کی تعلیم میں بھی ملتا ہے۔

آپ نے حقوق و فرائض کے معاملات کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ رشتہ داروں پڑوسیوں۔ غریبوں۔ امیروں۔ حاجتمندوں کے حقوق کے بیان میں بڑے اطناب سے کام لیا ہے۔ اور ہر قسم کے آداب بیان کئے ہیں۔ ان سب پر نظر کرو۔ کہیں عدم رواداری کا کوئی شائبہ تمہیں نہیں ملے گا۔ اور آپ دیکھیں گے کہ ان سب میں یہ نکتہ مضمر ہے۔ کہ ان کی وجہ سے بلا امتیاز مذہب و ملت زیادہ سے زیادہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ آرام مل سکے۔ اور ایک کے کام کا طریق اور رہنے سہنے کا انداز دوسرے کی تکلیف اور ناگواری کا موجب نہ ہو جائے۔ اور آپ کو کہیں بھی یہ صورت نظر نہیں آئے گی۔ کہ سچائی۔ سخاوت عفت۔ دیانت و امانت۔ عدل و انصاف عہد کی پابندی۔ احسان۔ عفو و درگذر غرض رواداری کے داعیات پورا کرنے میں اختلاف عقائد کو روک بننے دیا گیا ہو۔

یہ وقت نہیں ورنہ میں آپ کو رواداری کی جزئیات اور تفصیلات لے کر بتلاتا۔ کہ کس طرح محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور رواداری کی موثر تلقین اس کے وسائل و ذرائع۔ عدم رواداری کے

اسباب و علل۔ عواقب و نتائج اور اس کے علاج پر سیر حاصل بحث موجود ہے۔ اور اس کے ایک ایک ریشہ کو تنا کر اس کی تہ کی اصل گہرائیوں تک پہنچتے ہوئے اس کی بیخ کنی کی گئی ہے۔

لیکن حیرت انگیز بات تو یہ ہے۔ کہ ان حقائق کے باوجود اس نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر مذہب کے بارے میں جبر و اکراہ کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ میں نے اس مسئلہ پر بھی غور کیا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کے خلاف اس الزام کی لے کو اتنا لمبا کیوں کیا جاتا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے۔ کہ جن عیسائی لوگوں کی طرف سے یہ الزام اچھالا جاتا ہے۔ ان کی اپنی تعلیم اور تاریخ جبر و اکراہ کے الزام سے داغدار ہے۔ ذرا ST. Louis کی اس تلقین پر غور فرمایئے۔

"When a Layman hears The christian law ill spoken of, he should not defend that law save with the sword, which he should thrust in to the infidels belly, as for as it will go."
(Preaching of Islam P. 8)

یعنی جب کوئی شخص دیکھے کہ عیسویت کے کسی قانون پر اچھے خیالات کا اظہار نہیں کیا جا رہا۔ تو اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے دین کی حمایت تلوار کے ساتھ کرے۔ اور جہاں تک ہو سکے ایسے شخص کے پیٹ میں تلوار کو اتار دے۔

پھر ان لوگوں کے سامنے یہ حقیقت تھی جس کا خود عیسائی مورخین نے بڑی وضاحت کے ساتھ اعتراف کیا ہے۔

From the very moment, the church obtained civil power under constantine, The general principle of coercion was admitted and acted on, both against the jews, The heretics and pagens.
(Hollans History of England Vol: 1 page 98)

اس وقت سے ہی جب شہنشاہ قسطنطین کے ماتحت عیسائیوں کو طاقت حاصل ہوئی، مذہب میں جبر و اکراہ کے اصول کو نہ صرف تسلیم کر لیا گیا۔ بلکہ عیسائی اس پر عمل پیرا بھی ہو گئے۔ مذہب پروٹسٹنٹ نے جب فروغ پایا۔ تب بھی مسیحی علماء کی مذہبی تعدی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ چنانچہ مشہور مورخ ہالم اپنی تاریخ میں لکھتا ہے۔ "اس مذہب کے مختلف شعبوں اور فرقوں سے سب سے بڑا یہ گناہ سرزد ہوا۔ کہ بندگان خدا پر دین میں جبر کرتے رہے۔ اور یہ گناہ ایسا ہے۔ کہ ہر ایک ایماندار آدمی جتنی زیادہ کتب کی سیر کرتا ہے اتنی ہی اس کو ان سے کدورت اور نفرت ہوتی جاتی ہے۔"

اسی طرح پندرھویں صدی میں پوپ نے پرتگال اور سپین کے عیسائیوں کو آدھی آدھی دنیا بخش دی تھی۔ کہ وہ اسے بزور و تشدد غرض جس طرح بھی چاہیں عیسائی بنا لیں۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے۔ کہ انہوں نے اس اجازت کو بڑی خونخواری اور بے رحمی کے ساتھ استعمال کیا۔ اور یہی حال دوسری معترض اقوام کا ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پاک و مطہر ذات کے خلاف اس ناپاک اعتراض کی دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ اسلام دیکھتے ہی دیکھتے اس سرعت کے ساتھ ربع مسکون پر چھا گیا۔ جس کی کوئی مثال دنیا کے مذاہب کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ دنیادار روحانی اسباب اور اخلاقی طاقتوں سے بیگانہ بجز جبر و مادی اسباب کے اس کا کوئی اور سبب نہ سمجھ سکے۔

تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ معترضین کی نظر مسلمانوں کی تبلیغی جد و جہد پر نہیں۔ اگر ہر ملک کی تاریخ کے صفحات ان کے سامنے ہوتے۔ اور وہ دیکھ سکتے۔ کہ کس طرح عرب۔ شام۔ افریقہ ہندوستان انڈونیشیا اور چین میں اسلام پھیلا ہے۔ تو یقیناً اس اعتراض کی جرأت نہیں کی جا سکتی تھی۔ ان لوگوں نے انجیل کے ایک دو فقیرانہ فقروں کو قرآن مجید کی ملکی۔ تمدنی۔ اخلاقی اور عادت اللہ کے موافق تعلیمات سے مقابلہ کرنے میں نہایت بے رحمی سے بیش بہا وقت ضائع کیا ہے۔

لیکن حقائق کی بحث میں آخر مورخین کو اعتراف کرنا پڑا ہے۔ کہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا دامن جبر و تشدد سے پاک ہے میں ابھی مشہور مورخ ہالم کا ایک حوالہ بیان کر آیا ہوں۔ یہی مورخ لکھتا ہے۔

"دین اسلام بندگان خدا پر عرض کیا گیا مگر کبھی ان سے جبراً نہیں قبول کروایا گیا۔ اور جس شخص نے اس دین کو بطیب خاطر قبول کیا اسے وہی حقوق بخشے گئے۔ جو فاتح قوم کے تھے"

اسی طرح اسلام کے دشمن "ولیم میور" کو بھی اعتراف کرنا پڑا ہے۔

The courteous treatment which the deputations of these various clans experienced from the prophet, his ready attention to their grievances, The wisdom with which he composed their dispute and the politic assigments of Territory by which he rewarded an early declaration in favour of Islam, made his name to be popular and spread his fame as a great and generous prince throughout the Peninsula
(Life of Muhammad by Muir Vol VII)

یعنی وہ روادارانہ سلوک جو آپ نے قبائل عرب سے روا رکھا۔ اور ان کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے جو فوری توجہ آپ نے مبذول فرمائی۔ اور وہ دانشمندی جس کے ساتھ آپ ان کے مقدمات فیصل فرماتے تھے۔ آپ کی ہر دلعزیزی کا موجب بن گئی۔ اور جزیرہ ہائے عرب میں شہزادۂ سخاوت اور ایک عظیم الشان انسان کے طور پر آپ کی شہرت ہو گئی۔

اسی طرح اٹلی کا مشہور مستشرق "Caetanii" کیتانی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ کہ عرب کے عیسائی قبائل کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے نہایت رواداری کے معاہدات کئے۔ اور انہیں بڑی عمدگی سے نبھایا۔ (تاریخ اسلام جلد دوم صفحہ ۲۶۰، ۲۹۹ و ۳۵۱)

حضرات! یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا اپنے دشمنوں۔ خون کے پیاسوں اور مذہبی

مخالفوں کے ساتھ سلوک تھا۔ آپؐ نے مفتوح ہو کر ہی نہیں بلکہ فاتح بن کر بھی۔ محکوم بن کر ہی نہیں بلکہ حاکم بن کر بھی رواداری کا بے مثال نمونہ قائم کیا تھا۔ آپؐ نے اسے معاف کیا۔ جس نے مذہبی دشمنی میں ہجرت کے وقت آپؐ کا تعاقب کیا تھا۔ آپ نے خیبر میں زہر دینے والی یہودیہ کو معاف کیا تھا۔ آپؐ نے اپنے اس مخالف کو معاف کیا تھا۔ جو آپؐ کے چچا کا قاتل بھی تھا۔ پھر آپؐ نے اس سے درگذر کیا۔ جس نے آپؐ کے چچا کی لاش کو بے حرمت کیا تھا۔ آپؐ نے اپنے لخت جگر کے ایک رنگ کے قاتل کو چھوڑ دیا تھا۔ آپؐ نے تنعیم کی وادی میں اپنے مذہبی مخالفوں کے اسی گرفتار دستہ سے عفو کا سلوک کیا تھا۔ جو آپؐ کے قتل کے ارادہ سے آیا تھا۔ آپؐ نے نجد کے ایک نخلستان میں اپنے ایک تیغ بکف حملہ آور کو قابو میں پا کر اس سے احسان کا سلوک کیا تھا۔ آپؐ نے ان طائف والوں کے حق میں دعائے خیر کی تھی۔ جنہوں نے پتھروں کی بارش اور اوباشوں کے للکاروں سے آپ کی دعوتِ توحید کا جواب دیا تھا۔ آپؐ نے مذہبی مخالفوں کے متعلق بد دعا کرنے والوں سے کہا۔ کہ دنیا میں لعنت نہیں بلکہ رحمت بن کر آیا ہوں۔

یہ ہے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ آلہٖ وسلم کا اپنے دشمنوں۔ خون کے پیاسوں اور مذہبی مخالفوں کے ساتھ سلوک!۔ آؤ ہم بھی مل کر عہد کریں۔ کہ بنی نوع انسان کے ساتھ مذہبی اختلافات کے باوجود صلح۔ امن۔ آشتی اور رواداری کے ساتھ رہیں گے۔ اور اس پاک نمونہ کو پھر سے دنیا میں قائم کر دیں گے۔ جس کا ظہور آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل بطحا کی پاک وادی میں ہوا تھا۔ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔

”اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے ایک سکیم منظور فرمائی ہے۔ جس کے کوائف الفضل مورخہ ۲، ۳ فروری میں شائع ہو چکے ہیں کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار ہونے کے لئے نوجوانوں کو شبانہ روز محنت کی ضرورت ہے۔ خدام بھی اس کے رکن بنیں۔ اور احباب جماعت سے بھی زیادہ سے زیادہ تعداد کو رکن بنانے کی کوشش کریں!

(انچارج تحریک حج خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فکر و نظر

مسلمانوں کی رائے عامہ اور جماعت اسلامی

جماعت اسلامی کا یہ مطالبہ ہے کہ چونکہ ملک کی اکثریت اس کے مسلک کی تائید میں ہے لہذا حکومت کو ”رائے عامہ“ کا احترام کرتے ہوئے اس مسلک کو منظور کر لینا چاہیئے۔ گو حقیقتاً ملک کی اکثریت ہرگز اسکے ساتھ نہیں ہے تاہم بظاہر نظر معلوم ہوتا ہے کہ جماعت اسلامی کو مسلمانوں کی رائے عامہ کا بڑا ہی احترام مدنظر ہے۔ لیکن کیا آپ کو علم ہے کہ خود یہی جماعت مسلمانوں کی رائے عامہ کو کس نظر سے دیکھتی ہے؟ ذرا مودودی صاحب کے مندرجہ ذیل الفاظ کے آئینہ میں دیکھئے!

”یہ انبوہِ عظیم جس کو مسلمان قوم کہا جاتا ہے۔ اس کا حال یہ ہے۔ کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق و باطل کی تمیز سے آشنا ہیں نہ ان کا اخلاقی نقطۂ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مطابق تبدیل ہوا ہے باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا چلا آرہا ہے۔ اس لئے یہ مسلمان ہیں نہ انہوں نے حق کو حق جان کر قبول کیا ہے نہ باطل کو باطل جان کر اسے ترک کیا ہے۔ ان کی کثرت رائے کے ہاتھ میں باگیں دے کر اگر کوئی شخص یہ امید رکھتا ہو کہ گاڑی اسلام کے راستے پر چلے گی۔ تو اس کی خوش فہمی قابل داد ہے“۔

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش)

فرمایئے جس قوم کی حالت یہ ہو آج اسی کی ”کثرت رائے کے ہاتھ میں باگیں“ دینے کا مطالبہ کرنا کہاں کی ”صالحیت“ ہے؟

یورپ میں اسلام کی طرف رجحان

روزنامہ نوائے وقت (۔۔۔) میں ایک مضمون ”دنیائے اسلام میں گھمسان“ شائع ہوا ہے۔ اس کی چند سطور ملاحظہ ہوں۔

”یورپ یا یورپی تہذیب کے دلدادہ میں ابھی سے ایسے حالات پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ ایک بار پھر اسلام کے اثرات قبول کرنے پر تیار ہو رہے ہیں۔ ایک طرف سرمایہ داری اور کمیونزم کی جنگ اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔ اور دوسری طرف مادیت تباہی کے کنارے آپہنچی ہے کچھ تو جدید سائنسی دریافتوں کے باعث اور کچھ ان خوفناک نفسیاتی نتائج کے باعث جس نے یورپی تہذیب کے دائرۂ اثر میں زندگی بسر کرنے والے افراد کی بھاری اکثریت کو مبتلا کر دیا ہے۔ اگر ہم اپنی موجودہ کشمکش میں ان سابقہ حقائق اور اپنے آئندہ فرائض کو سامنے رکھیں گے تو اس سے ہمیں اپنی راہ متعین کرنے میں بہت آسانی رہے گی۔“

یورپ میں اسلام کے اثرات قبول کرنے کے رجحان سے ہر مسلمان کو دلی خوشی ہوگی۔ یہ رجحان ایک احمدی کے لئے تو خاص طور پر خوشی کا موجب ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ وہ یورپ کو اسلام کے قریب لانے کے لئے عملاً مصروف جہاد ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ کم و بیش آج سے نصف صدی پیشتر اس کے آقا نے یورپ میں اسلام کی ترقی کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا ؎

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

لیکن سوال یہ ہے کہ ان حالات میں اسلام کے متبعین پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ اور جن کی طرف فاضل مضمون نگار نے بھی اشارہ کیا ہے۔ کیا باقی مسلمان بھی ان سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کریں گے؟

کیا یہ عقیدہ دل کو مطمئن کر سکتا ہے؟

روزنامہ جنگ کراچی میں ”مذہب کی ضرورت“ کے عنوان سے سعید بن وحید صاحب بی۔ اے کا ایک مکتوب شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔:-

”انسان عبادت ہے جسم عقل اور قلب سے ... جب تک ان تینوں قوتوں کا نقطۂ اتحاد نہ معلوم کیا جائے انسانیت متحد نہیں ہو سکتی۔ جسم عقل کے اشاروں پر حرکت کرتا ہے۔ اور عقل ہر حکم صادر کرنے سے پہلے قلب سے مشورہ لیتی ہے۔ پس عالمی اخوت اسی وقت قائم ہو سکتی ہے۔ جب قلوب متحد ہو جائیں .... اور دل ایک نہیں ہو سکتے جب تک سب ایک مذہب کے پیرو نہ ہو جائیں۔ اور یہ مذہب صرف اسلام ہی ہے۔ جو قلوب کو مطمئن اور متحد کر سکتا ہے“۔

جو کچھ کہا گیا حرف بحرف درست اور صحیح ہے۔ اور ہم سو فیصدی اس کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن مصیبت تو یہ ہے کہ خود مسلمانوں میں سے کئی عناصر ایسے ایسے عقائد اسلام اور قرآن کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جو کبھی بھی دل کو مطمئن نہ کر سکیں۔ اور جو اسلامی تعلیم کے صریحاً خلاف ہیں۔ مثلاً قتل مرتد کے عقیدہ کو ہی لے لیجئے۔

کیا ایک غیر مسلم سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ اس کا دل اس عقیدہ پر مطمئن ہو جائیگا؟

(خورشید احمد)

فریضۂ حج اور خدام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد جو خدام میں زبان زد عام ہو چکا ہے۔ کہ

”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی“ پر سنجیدگی سے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قوموں اور ملکوں کی تعمیر کے ضمن میں نوجوان طبقہ پر کس قدر عظیم الشان ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

میرے نزدیک فریضۂ حج کے احکام کے اولین مخاطب بھی نوجوان ہی ہیں۔ کیونکہ شرائط حج میں ایک شرط صحت کی ہے۔ جو نوجوانی میں ہی اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ پھر اس کے بعد زوال ہی زوال ہے۔ پس میرے نوجوان بھائیوں کے لئے فریضۂ حج کا عنوان اس لئے غیر دلچسپ نہ ہونا چاہیئے۔ کہ یہ تو امراء یا بوڑھوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر آپ دولت کی شرط پر پورے نہیں اترتے تو آپکی صحت دولت کے خزانہ کی کنجی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ آپ اس کنجی کو حرکت میں لائیں۔ مشہور مقولہ ہے کہ حرکت میں برکت ہے۔ پس اللہ تعالےٰ کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے نوجوانی کی عمر کو غنیمت جانیں اور اپنی تمام استعدادیں بروئے کار لائیے۔ اللہ تعالےٰ رحیم ہے محنت کا پورا پورا اجر دینے والا ہے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۷ جنوری ۱۹۵۵ء میں فرمایا

”اگر تم سچی محنت کرو گے تو لازمی طور پر اس کا اعلیٰ نتیجہ نکلے گا“

اس کامل یقین کے ساتھ فریضۂ حج کی تکمیل کے لئے بھی ابھی سے محنت شروع کی جائے۔ تو آپ بھی ایک دن بیت اللہ کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو منور کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے اپنے مقدس امام کی اقتداء میں حج بیت اللہ کے لئے اپنے دل میں ایسی خواہش پیدا کیجئے۔ ؎

میری ہی خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقام پاک کو
جس جگہ نازل ہوئی مولے تیری ام الکتاب ”

(کلام محمود)

بہائیت اور اسلام

(از مکرم عبد الباسط صاحب مولوی فاضل متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

تیرھویں صدی ہجری میں ایران میں ایک عجیب و غریب تحریک پیدا ہوئی جس کی بنیاد محض اوہام باطلہ پر تھی۔ نہ کسی الہامی کتاب پر۔ اس جدید خیال کے متبعین کو بابی یا بہائی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ چونکہ اس جدید تخیل کو پیش کرنے والے مسلمانوں کے فرقہ شیعہ سے تعلق رکھتے تھے اس لئے عوام الناس اس تحریک کو مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ سمجھتے رہے حالانکہ بہائیت کو اسلام سے دور کی بھی نسبت نہیں۔

اسلام میں ایک ورائر الورٰی لطیف ہستی کو خدا اور معبود سمجھا جاتا ہے جو اس کارخانہ عالم کا مالک و خالق ہے اور جس کی قدرتیں اور طاقتیں غیر محدود ہیں جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ غرضیکہ مسلمانوں کا خدا وہ عظیم الشان ہستی ہے جو جمیع صفات کاملہ سے متصف ہے۔ لیکن بہائیوں کے نزدیک ایک ضعیف اور کمزور انسان میرزا حسین علی الملقب بہ بہاء جس کو تمام بشری کمزوریاں لاحق تھیں "خدا" تھا۔ چنانچہ رسالہ "طرازات" میں مرزا حسین علی نے خود اپنی نسبت لکھا ہے:۔

"انّنی انا اللّٰہ لا الٰہ الا انا المہیمن القیوم"

اس ایک امر سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ بہائیت کو اسلام سے کوئی نسبت نہیں۔ اس کے علاوہ بیسیوں امور سے بہائیت کا اسلام سے قطعی جدا اور مختلف ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر بہائیوں کے نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ کو لیجئے۔

بہائیوں کی نماز

قرآن مجید میں حکم ہے "فولّ وجہک شطر المسجد الحرام" کہ بوقت نماز مسجد حرام کی طرف منہ کیا جائے۔ لیکن اس کے بالکل برعکس بہائیوں کی شرعی کتاب "اقدس" میں حکم ہے "اذا اردتم الصلٰوۃ ولّوا وجوھکم شطری الاقدس مقام القدّس۔ یعنی جب تم نماز کا ارادہ کرو تو میری جانب رخ کرو" (یعنی مرزا حسین علی کی طرف) اور اپنے مرنے کے بعد اپنی قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ جو مقام بہجی میں ہے۔ چنانچہ در دروس الدیانۃ لکھا ہے "قبلہ اہل بہا روضہ مبارکہ است در عکا کہ در وقت نماز خواندن باید رو بہ روضہ مبارکہ باستیم"۔

(دروس الدیانۃ درس ۱۹)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ قبلہ اہل بہا مرزا حسین علی کی قبر ہے۔ اس میں صریح غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے کہ مذکورہ قبر شہر عکا میں ہے حالانکہ یہ قبر بہجہ نامی ایک قصبہ میں ہے۔ نماز کے متعلق بہائیوں کو حکم ہے کہ "قد کتب علیکم الصلٰوۃ تسع رکعات" کہ تم پر صرف ۹ رکعت نماز فرض ہے۔ یعنی اسلامی حکم کے سراسر خلاف۔ دن تو حکم مذکورہ نو رکعات منسوخ ذیل "تین رکعات میں ادا کی جائیں گی" حین الزوال وفی البکور والاصال وعفونا عن عدۃ اخرٰی"۔ اس جگہ واضح طور پر یہ اقرار ملتا ہے کہ بہاءاللہ نے شریعت اسلامیہ کے خلاف شرعی احکام ایجاد کئے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ان نمازوں میں اسلامی نماز کے ارکان یا الفاظ کی بجائے بہاءاللہ کے بیان کردہ طریق اور دعائیں ہیں۔

بہائیوں کے روزے

روزوں کے متعلق بھی بہاءاللہ نے سراسر خلاف اسلام احکام جاری کئے ہیں۔ چنانچہ بجائے ماہ رمضان کے ۲۹ یا ۳۰ دن روزہ رکھنے کے بہائی شریعت کی رو سے صرف ماہ علاء (تقویم بہائی) کے ۱۹ روزے ہیں۔ جیسا کہ تبیین میں لکھا ہے "قد کتبنا علیکم الصوم تسعۃ عشر یوما"۔

مندرجہ بالا تبدیلی کے علاوہ ایک اور زبردست اختلاف درباره احکام روزہ یہ ہے کہ بجائے طلوع فجر سے غروب آفتاب تک روزہ رکھنے کے طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک روزہ رکھا جائے چنانچہ "اقدس" میں ہے "کفّوا انفسکم عن الاکل والشرب من الطلوع الی الافول"۔

روزوں کے احکام میں بھی نماز کی طرح مریض، مسافر، حائضہ کو روزے بالکل معاف ہو جاتے ہیں (حالانکہ اسلامی حکم عذر دور ہونے پر فوت شدہ روزے پورے کرنے کا ہے)۔ کتاب اقدس میں احکامات روزہ کے ضمن میں ہے "لیس علی المسافر والمریض"۔ روزوں کے متعلق مندرجہ بالا بہائی احکامات سے بدرجہ اتم معلوم ہو جاتا ہے کہ شریعت بہائیہ اور شریعت اسلامیہ میں کوئی نسبت نہیں۔

بہائیوں کا حج

اہل بہا کو حج کعبہ کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ اس کے برعکس علی محمد باب اور میرزا حسین علی کے مکانات کا طواف و حج مشروع ہے۔ اس امر کے ثبوت کے لئے بہائیوں کی کتب میں متعدد حوالجات ملتے ہیں جن میں ایک یہ ہے۔ "محل طواف و حج اہل بہا یکے بیت نقطہ اولیٰ (علی محمد باب ناقل) در شیراز است ثانی این بیت جمال الٰہی (میرزا حسین علی ناقل) در بغداد است"۔

(الکواکب الدریہ فی مآثر البہائیہ ص ۳۵۸)

حج کے احکامات میں بھی عورتوں سے بلا وجہ غیر معمولی نرمی برتی گئی ہے۔ اور ان کو مندرجہ بالا مکانات کا حج و طواف معاف ہے چنانچہ لکھا ہے "قد حکم اللہ لمن استطاع منکم حج البیت دون النساء عفا اللہ عنھن"۔ (اقدس)

بہائیوں کی زکوٰۃ

زکوٰۃ کے متعلق بہائیوں کے مبہم اور غیر واضح احکام ملتے ہیں۔ بہاءاللہ نے زکوٰۃ کو فرض تو قرار دیا ہے اور اس کی ادائیگی کا بھی حکم دیا لیکن اس کا کوئی نصاب مقرر نہیں کیا۔ ہاں "اقدس" میں بہاءاللہ کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ زکوٰۃ کا نصاب کسی جگہ بیان کرے گا۔ نامعلوم بہاءاللہ کس وقت اور کس موقعہ کی انتظار میں تھا اور اس کو نصاب زکوٰۃ بیان کرنے میں کیا چیز مانع ہوئی۔ بہرحال بہاءاللہ نے نصاب مقرر کرنے کا وعدہ کسی جگہ ایفا نہیں کیا۔ زکوٰۃ کے متعلق بہاءاللہ کا حکم مندرجہ ذیل ہے۔

"کتب علیکم تزکیۃ الاقوات وما دونھا بالزکوٰۃ۔ ھذا ما حکم بہ منزل الآیات فی ھذا الرق المنیع سوف نفصل لکم نصابھا"۔ (اقدس)

ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ میرزا حسین علی کی زندگی میں زکوٰۃ کی وصولی کا حق ان کو حاصل تھا اور اس کے بعد اس کی اولاد کو۔ لیکن اگر ان کی اولاد نہ ہو تو زکوٰۃ "بیت العدل" کو ادا کی جائے۔

"بیت العدل" کے وصولی زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی بہت سے کام بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن آج تک "بیت العدل" قائم نہیں ہو سکا۔

مسلمانوں کے لئے ان کے فریب سے بچنے میں سب سے بڑا اشکال یہ ہے۔ ان لوگوں نے اپنی رسوم کے نام اسلامی عبادات کے اسماء سے لئے ہیں۔ حالانکہ ان ناموں کو اسلامی عبادات سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ جیسا کہ مندرجہ بالا چند مثالوں سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔

ایک اور قابل ذکر امر یہ ہے کہ بہائیوں نے اپنی شرعی کتب کو کسی جگہ بھی مشتہر اور عام نہیں کیا اس لئے بہائی بہاءاللہ کے حکم "علیکم بالتقیۃ" کہ بہائیوں پر تقیہ واجب ہے سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور بہائیوں کے مبلغ و داعی جس قسم کے لوگوں میں جاتے ہیں اپنے آپ کو ویسا ہی ظاہر کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں یہ لوگ مسلمان بن کر رہتے ہیں۔ لیکن عیسائیوں میں عیسائی اور یہودیوں میں یہودی بن جانا ان کے لئے معمولی امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر آپ کسی ایسے بہائی کی کتاب کا مطالعہ کریں جو اپنی بدقسمتی سے مسلمانوں میں سے بہائی ہوا ہو تو یوں معلوم ہوگا کہ بہائیت اسلام کا چربہ ہے۔ لیکن اگر کسی ایسے بہائی کی کتاب پڑھی جائے جو عیسائیوں میں سے بہائی ہوا ہو تو بہائیت دین عیسوی کا چربہ اور نقل معلوم ہوتی ہے۔ مسیحیوں کے تثلیث و کفارہ قسم کے مسائل آپ کو ان کتابوں سے مل سکیں گے اور جو شان مسیحی عیسیٰ علیہ السلام کو قرار دیتے ہیں وہی شان میرزا حسین علی کی بیان کی گئی ہو گی۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ ایسے لوگوں کو جو کسی وجہ سے ان کے قریب آجائیں حقیقت حال سے آگاہ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اس کو "تقیہ" کی آڑ میں رکھتے ہوئے دام بہائیت میں پھنسایا جاتا ہے۔ ورنہ تہذیب و تمدن کے اس دور میں کون ایسے عقائد مان سکتا ہے جن میں ایک شخص (جس کو تمام بشری کمزوریاں لاحق تھیں) کی سجدہ کرنا بھی شامل ہو۔

احباب جماعت کی فوری توجہ کیلئے

"الفضل" کی ابتداء جون ۱۹۱۳ء میں حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی۔ اور خود حضور نے ہی کچھ عرصہ اس کی ایڈیٹری فرمائی۔ الفضل پہلے ہفتہ وار۔ پھر ہفتہ میں دو بار۔ پھر روزانہ ہوا۔ اس طرح ہر سال ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا ۱۹۴۷ء تک پہنچا۔ اس کے بعد ۱۹۴۷ء اور پھر ۱۹۵۳ء میں الفضل کو آزمائش کی جن کٹھن گھڑیوں میں سے گذرنا پڑا وہ ایک تکلیف دہ یاد ہے۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال کے شروع سے "الفضل" اپنے مرکز ربوہ سے شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ احباب کو جو دیرینہ شکایت تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی روزانہ صحت کی خبر انہیں نہیں پہنچتی وہ بھی دور ہو گئی ہے۔

مگر یہ امر قابل افسوس ہے کہ لاکھوں افراد کی جماعت کے اخبار کی اشاعت اتنی محدود ہے۔ حالانکہ جماعت میں خدا کے فضل سے ایک بڑی تعداد ایسے آسودہ حال احباب کی ہے جو نہ صرف خود اخبار خرید سکتے ہیں بلکہ دوسرے مستحقین کے لئے پرچے جاری کرا سکتے ہیں۔

پس میں جماعت کے مخلصین سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خود الفضل خریدیں اور دوسرے مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں۔ جو روزانہ پرچہ جاری نہ کرا سکیں وہ خطبہ نمبر جاری کرائیں۔ صدران جماعت بھی یاد رکھیں کہ اپنی اپنی جماعت میں کم از کم ایک روزانہ پرچہ ضرور جاری کرائیں اگر کوئی خود پرچہ نہ خرید سکے تو جماعتی طور پر منگوایا جائے۔ جو جماعتیں روزانہ پرچہ نہ خرید سکیں وہ خطبہ نمبر ضرور خریدیں!

مینجر صاحب الفضل اعلان کر چکے ہیں کہ اگر پانصد نئے خریدار پیدا ہو جائیں تو خطبہ نمبر بجائے آٹھ صفحات کے بارہ صفحات کا کر دیا جائے گا۔ اور قیمت میں کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ امراء و صدر صاحبان جماعت و مبلغین اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

اس اعلان کے بعد جو احباب بصورت خریداری و اعانت الفضل کی مدد فرمائیں۔ اس سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

جلسہ مصلح موعود ۔ ۲۰؍ فروری بروز اتوار

۲۰؍ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب ہے ۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس دن اپنی اپنی جگہ جلسے منعقد کریں ۔ اور اس عظیم الشان بشارت کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں ۔ حضرت مصلح موعود کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کریں ۔ نیز جو فرائض ہم پر عائد ہوتے ہیں ۔ ان کی بجاآوری کی توفیق کے لئے بھی اللہ تعالےٰ سے مدد چاہیں ۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

جماعت احمدیہ کی چھتیسویں ۳۶ مجلس مشاورت

مورخہ ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ ۔ ۱۰؍ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چھتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ ۔ ۱۰؍ شہادت ۱۳۳۴ھش بروز جمعرات جمعہ ہفتہ اور اتوار مطابق ۷ تا ۱۰؍ اپریل ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ ہوگا ۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کرکے دفتر ہذا میں اطلاع دیں ۔ (پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح)

احباب جلد سے جلد تحریک جدید کے وعدے مکمل کرکے مرکز میں بھجوائیں

۱ ۔ جماعت کے محترم امیروں پریذیڈنٹوں اور مالی سیکرٹریوں نیز خدام الاحمدیہ جن کے ذمہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دفتر دوم کے وعدے حاصل اور وصول کرنے کا کام سپرد کیا ہے (کے قائدین ، زعماء عہدیداران اور ممبروں) سے پُرزور درخواست ہے کہ وہ مرکز کو وعدوں کی فہرستیں بھجوانے کے لئے نہایت مستعدی توجہ اور کوشش سے ایسا انتظام کریں کہ دفتر اول کے وعدوں کی میزان اڑھائی لاکھ تک اور دفتر دوم کے وعدوں کی میزان چار لاکھ تک پہنچ جائے ۔

۲ ۔ جتنے وعدے روزانہ حاصل ہو سکیں ۔ انہیں بصورت فہرست ہر تیسرے دن مرکز میں بھجواتے رہیں ۔ تا وکالت مال حضرت اقدس کے حضور دعا کی درخواست کے ساتھ جماعتوں کی مساعی باقاعدہ پیش کر سکے ۔ یہ نہایت ضروری گذارش ہے ۔

۳ ۔ کوئی مرد عورت ، بچہ ایسا نہ رہ جائے جو تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت سے محروم رہ جائے نادار اور بے روزگاروں کی طرف سے کم سے کم رقم بھی لی جاسکتی ہے ۔

۴ ۔ یاد رہے کہ آپ کی قربانیوں سے انشاء اللہ تعالےٰ دنیا کے ویرانے آباد ہونگے ۔ ظلمتکدوں میں آسمانی روشنی کے مینار تعمیر ہوں گے ۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک جھنڈا ربع مسکون میں ہر جگہ لہرائے گا ۔ (وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دُعا

" برادرم مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب بی اے واقف زندگی نائب ناظر بیت المال عرصہ دراز سے عارضہ ٹی ۔ بی علیل ہیں ۔ صحابہ کرام ۔ بزرگان دین اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا عرض ہے ۔ (ناظم جائیداد)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

۱ ۔ رسالہ "خالد" ماہ جنوری ۵۵ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس ہدایت سے جملہ مجالس کو اطلاع دی گئی تھی ۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدام الاحمدیہ کی ایک تقریب کے موقعہ پر مجلس مرکزیہ کو فرمائی تھی کہ مرکز میں ایک چارٹ رکھا جاری ضروری ہے ۔ جس سے پتہ چلتا رہے کہ فلاں سال میں ہماری مجلس کے اراکین کی تعداد اتنی تھی اور اس سال اتنی ہے ۔ اور یہ موازنہ ہوتا رہے کہ آیا ہم نے ترقی کی طرف قدم اٹھایا ہے یا ہم تنزل کی طرف جا رہے ہیں ۔

اس سلسلہ میں مرکز کی طرف سے ہدایت کی گئی تھی کہ وہ مندرجہ ذیل قسم کا چارٹ تیار کرکے مرکز میں بھجوائیں ۔

نام مجلس	سنہ	تعداد خدام	بجٹ سالانہ	وصولی سالانہ
	۵۳ء			
	۵۴ء			
	۵۵ء			

اس وقت تک صرف تین مجالس کی طرف سے اطلاع ملی ہے ۔ جملہ قائدین و زعما کرام فوری طور پر اس طرف توجہ فرمائیں اور فروری کے اندر اندر یہ اعداد و شمار بھجوا دیں ۔

۲ ۔ جملہ مجالس اپنے ہاں بھی اس قسم کا چارٹ تیار کروا کے اپنے مقامی دفتر میں بھی آویزاں کریں تا موازنہ آسانی سے ہو سکے ۔

۳ ۔ جملہ مجالس اپنے حلقہ کی اس طور پر حزب وار تنظیم کریں کہ کوئی بھی خادم اس تنظیم سے باہر نہ رہے اور اس قسم کی ایک مفصل لسٹ تیار کرکے دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں ۔ اسی طرح دوران سال میں جو خدام کسی مجلس میں جائیں ان کو بھی تنظیم میں شامل کرکے مرکز کو اطلاع دی جایا کرے ۔

۴ ۔ مجالس اس امر کا جائزہ لے کر رپورٹ کریں کہ ان کی مجلس کے ایسے خدام کس قدر ہیں جنہوں نے ابھی تک رکنیت کا فارم پُر نہیں کیا تا رکنیت کے فارم پُر کروانے کے لئے بھجوائے جاسکیں ۔

(خاکسار مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی پکنک

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۶ فروری بروز اتوار دریائے راوی کے کنارے ایک پکنک منائی گئی ۔ جس میں لاہور کے کم و بیش ایک سو خدام و اطفال نے شرکت کی ۔ پروگرام ساڑھے دس بجے سے شروع ہوکر شام کے پانچ بجے ختم ہوا ۔ تلاوت قرآن پاک عہد یاد ، قائد صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد پروگرام کے مطابق ورزشی مقابلے شروع ہوئے ۔ جن میں والی بال ۔ کبڈی ۔ دوڑ ، کلائی پکڑنا ۔ رسہ کشی دوڑ ۔ اور مرغ لڑائی قابل ذکر ہیں ۔ یہ مقابلے ایک بجے تک رہے ۔ اس کے بعد سب نے اپنا اپنا کھانا مختلف ٹولیوں میں مل کر کھایا ۔ نماز ظہر و عصر میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے پڑھائیں ۔ نماز کے معاً بعد ۲ بجے علمی مقابلہ جات زیر صدارت محمد سعید احمد صاحب قائد مجلس شروع کئے گئے ۔ ججز کے فرائض مولوی محمد اشرف صاحب ناصر اختر صاحب گوبند پوری اور ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ادا کئے ۔ اس کے بعد چائے اور پھلوں سے خدام و اطفال کی تواضع کی گئی ۔ اور پانچ بجے شام بعد دعا یہ دلچسپ پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ۔

(نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

اجلاس مجالس انصار اللہ لاہور

مجالس انصار اللہ لاہور کا ایک ضروری اجلاس ۲۵؍۲ کو بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ دہلی دروازہ لاہور میں ہونا قرار پایا ہے ۔ جملہ مہتمم اعلےٰ صاحبان مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور جملہ زعما اور مہتمم صاحبان مجالس انصار اللہ حلقہ جات لاہور اس اجلاس میں شرکت فرما کر مشکور فرمائیں ۔ انہیں اپنی اپنی کارگزاری کی رپورٹیں تیار کرکے لانی ہوں گی ۔

یہ یاد رہے کہ انصار اللہ کی صدارت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خود سنبھال لی ہے ۔ اور جو رپورٹیں یہاں سے مرکز میں جائیں گی ۔ وہ اب براہ راست حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش ہوں گی ۔ اسلئے اب اگر کوئی کوتاہی ہوئی ۔ تو احباب اس کے نتیجہ کو اپنے ذہنوں میں خود مستحضر فرمالیں ۔

(زعیم اعلےٰ لاہور)

کراچی اسٹیڈیم میں ۵۰ ہزار تماشائی بھارت و پاکستان کا ٹیسٹ میچ دیکھیں گے

کراچی ۱۵ فروری۔ کراچی میں ۲۶ فروری سے پاکستان اور بھارت کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان جو ٹیسٹ میچ شروع ہونے والا ہے، اس کے لئے نیشنل اسپورٹس اسٹیڈیم میں خاص انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔ کراچی کرکٹ ایسوسی ایشن کے عہدہ داروں نے اخبار نویسوں کو انتظامات کی تفصیل بتائی۔ اسٹیڈیم میں ۵۰ ہزار تماشائیوں کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ اسٹیڈیم کو ۲۱ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک تار گھر بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ اخبار نویسوں اور کمنٹری کرنے والوں کے لئے علیحدہ حصے بنائے گئے ہیں۔ تکمیل پر اسٹیڈیم میں ۷۵ ہزار افراد کے بیٹھنے کی جگہ ہو جائے گی۔ اگر بھارت سے لوگ ٹیسٹ میچ دیکھنے آئے۔ تو ان کو عام مراعات دی جائیں گی۔ توقع ہے کہ بہت بڑا مجمع چار روزہ ٹیسٹ میچ دیکھے گا۔ ٹیسٹ میچ کے ٹکٹ تیار کر لئے گئے ہیں۔ سیزن ٹکٹ کی قیمت ۱۰۰، ۷۵، ۳۰ اور ۱۵ رکھی گئی ہے۔ طلباء کے لئے سیزن ٹکٹ کی قیمت ۶ روپے ہوگی۔ خواتین کے لئے علیحدہ جگہ بنائی گئی ہے۔ اور اس جگہ کا سیزن ٹکٹ بیس روپے ہے۔

صوبہ سرحد میں قبل مسیح کی یادگاروں کی دریافت

پشاور ۱۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ضلع مردان کی تحصیل صوابی کے قصبہ تور ڈھیری سے دوسری صدی قبل مسیح کی بعض تاریخی یادگاریں برآمد کی گئی ہیں۔ ان میں سونے کے سکے اور قیمتی جواہرات بھی شامل ہیں۔ اس سلسلہ میں جو تفصیلات معلوم ہوئی ہیں۔ ان کی رو سے اس علاقے کے ایک زمیندار کو جب نے دریافت ہونے والی اشیاء کی تاریخی حیثیت معلوم کرنے کی کوشش کی۔ تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کہ تور ڈھیری کا ۳/۴ میل کا پہاڑی علاقہ قدیم یادگاروں اور عظیم سونے کی اشیاء سے بھرا پڑا ہے۔ جو بہت ہی پرانے زمانہ کی ہیں۔ اسے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ سونا اور سونے کے سکے برتن زرعی آلات اور جنگی ہتھیار ان مزدوروں کو ملے ہیں۔ جو یہاں کی ایک بہت پرانی دیوار سے پتھر ہٹا رہے تھے۔ اور اب تک دریافت کی جانے والی دیواریں اس امر کا واضح ثبوت ہیں۔ کہ اس دائرہ میں پرانی یادگاریں چھپی ہوئی ہیں۔ یا یہ بھی ممکن ہے۔ کہ یہ گاؤں مہاتما بدھ کی یادگار ہے۔ اس لئے کہ جو سامان برآمد ہوا ہے۔ اور اس سے پیشتر شہباز گڑھی اور تخت بھائی میں بدھوں کی یادگاریں دریافت کی گئی ہیں۔ جو تحقیقات ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلا ہے۔ کہ قصبہ نوال کلی کے قریب بھاری پتھر دفن ہیں۔ کو منڈی کے جنوب مشرق میں تین میل دور اسٹوپا میں انسانی جسم کے مختلف حصے جو چکنی مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ نیز بڑے پیالے جنہیں خوراک کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ لوہے اور لکڑی کے آلات اور پتھر اور لوہے کے جنگی ہتھیار سونا اور اس کے سکے اور چکنی مٹی کو گوندھ کر بنائے گئے اوزار شامل ہیں۔ یہ سامان پانچ سو سے دو سو سال قبل مسیح کا بتایا جاتا ہے۔ بعض حکام کی رائے میں یہ یادگاریں سورج کی پرستش کرنے کے ایک ۵

ایک یونٹ کے منصوبے کو عدالت میں چیلنج کرنے کی تیاریاں

کراچی ۱۵ فروری۔ دستور ساز اسمبلی کو توڑنے کے متعلق گورنر جنرل کے اقدام کے خلاف سندھ چیف کورٹ سے فیصلہ حاصل کر لینے کے بعد ارکان دستوریہ کا ایک گروپ مغربی پاکستان کا ایک انتظامی یونٹ بنانے کے فیصلہ کو عدالت میں چیلنج کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کے بعض ارکان تو پچھلے ہفتہ سے ہی اس تجویز کے سلسلہ میں مصروف عمل ہیں۔ سندھ چیف کورٹ نے مولوی تمیز الدین کی درخواست کے سلسلہ میں اپنا فیصلہ پچھلے ہفتہ سنایا تھا۔ چنانچہ اب یہ امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ لوگ ایک یونٹ کے فیصلہ کے خلاف حکم امتناعی حاصل کرنے کے لئے سندھ چیف کورٹ میں درخواست دائر کریں گے۔ ان ارکان دستوریہ کا خیال ہے۔ کہ سندھ چیف کورٹ کے سابقہ فیصلہ کے پیش نظر ایک یونٹ کے منصوبہ کے خلاف حکم امتناعی حاصل ہونے کا قوی امکان ہے۔

سابق وزیر اعلیٰ بہاولپور پر پابندی لگانے کا مطالبہ

لاہور ۱۵ فروری۔ بہاولپور مسلم لیگ کے سوا ریاست کی تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندگان کا ایک وفد گورنر جنرل اور وزیر داخلہ سے ملنے کراچی فروری کے آخر میں جا رہا ہے۔ جہاں یہ بہاولپور کے سابق وزیر اعلیٰ حسن محمود کے خلاف اقربا نوازی۔ بدنظمی رشوت پروری کے الزامات لگا کر درخواست کریگا۔ کہ حسن محمود کے خلاف جوڈیشل انکوائری کے علاوہ حسن محمود کے بہاولپور میں داخلہ پر پابندی لگا دی جائے۔ اس سلسلہ میں بہاولپور کے طلباء کا وفد بھی لاہور اور کراچی کا دورہ کرے گا۔

کراچی ۱۵ فروری۔ طبقات الارض کے ماہرین نے بتایا ہے کہ کوئٹہ میں حال ہی میں جو زلزلہ آیا ہے۔ وہ زمین میں آتشگیر مادہ کی وجہ سے نہیں بلکہ زمین کے دباؤ کی وجہ سے آیا ہے۔

ہ مندر کی ہیں۔ جو فارس میں زرتشت کی آمد سے پہلے کا بتایا جاتا ہے۔ لیکن زیادہ آراء اس کے حق میں ہیں۔ کہ یہ علاقے بدھوں کی یادگاروں سے آئے ہوئے ہیں۔ یہ یادگاریں صوبہ سرحد میں اپنی نوعیت کی دوسری دریافت ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے متعلق محکمہ ترقیات اور آثار قدیمہ کو رپورٹیں پہنچا دی گئی ہیں۔

ٹراونکور کوچین میں کانگرس وزارت بننے کی توقع

نئی دہلی ۱۵ فروری۔ ٹراونکور کوچین میں کانگرسی وزارت کے قیام کے امکانات روشن اور واضح ہیں کیونکہ وہ اسمبلی کی واحد بڑی پارٹی ہے جس نے ۱۱۸ سیٹوں میں سے ۴۶ پر قبضہ کیا ہے موجودہ صورت حالات میں ایک بڑی اکثریت بنانے کے سلسلہ میں اسے ٹراونکور تامل ناد کانگرس کے ۱۲ ممبران کی حمایت حاصل کرنی ضروری ہے۔ اگر یہ پارٹی کانگرس میں ضم ہو جائے تو ایک طاقتور کانگریس منسٹری قائم ہو سکتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس پارٹی کی حمایت حاصل کرنے یا اس کے ضم ہونے کے بعد کانگرس پارٹی اپنی منسٹری قائم کرے گی۔ اس کے علاوہ اور کسی دوسری صورت میں تیار نہ ہوگی۔ یہاں کانگرس پارٹی کے ارکان کے حلقہ میں یقین کیا جا رہا ہے کہ ٹراونکور تامل ناد کانگرس ٹراونکور کانگرس میں ضم ہو جائے گی۔ کیونکہ ان دونوں پارٹیوں میں اختلاف صرف ٹراونکور تامل ناد کانگرس حلقہ کا ہے جو تامل ناد اسٹیٹ کا ایک حصہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ذمہ داران کانگرس نے انہیں اس بات کا یقین دلایا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں صوبوں کی دوبارہ تشکیل کے کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد کریں گے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مدراس کے چیف منسٹر مسٹر کامراج نادر کے مطالبہ کا بھی خیال رکھیں گے۔ جس کے تحت وہ اس حصہ کو مدراس اسٹیٹ میں ملانا چاہتے ہیں۔

ٹراونکور کوچین میں ... [illegible] — گفت و شنید کا سلسلہ سرگرمی کے ساتھ جاری ہے۔ پنڈت ولبھ پنت جو مسائل کے طے کرانے میں حصہ لے رہے ہیں۔ آج کل آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر بادھو مانرے جو ٹریونڈرم میں مقیم ہیں روزانہ طویل گفتگو کر رہے ہیں۔

اطالوی آلات کی صنعتی نمائش

لندن۔ برطانوی آلات کی تیسری صنعتی نمائش ۲۴ جون سے ۹ جولائی تک ارلز کورٹ لندن میں ہو رہی ہے۔ یہ نمائش اپنی نوعیت کے لحاظ سے سب سے بڑی ہوگی۔ اس میں سائنٹفک اور بجلی کے آلات صنعتی میٹر آٹومیٹک کنٹرول و سائنسی شیشے کا سامان اور ڈرائنگ آفس کا سامان اور متعلقات کی نمائش کی جائے گی۔ اس موقعہ پر دسویں بین الاقوامی طباعت کی مشینری اور متعلقہ تجارت کی نمائش بھی ہو رہی ہے یہ نمائش مذکورہ بالا نمائش سے چند سو قدموں پر اولمپیا میں ہوگی۔ طباعت کی صنعت میں جو نئے نئے آلات تیار کئے جا رہے ہیں۔ ان کو اس نمائش میں دیکھا جا سکے گا۔ طباعت کی مشینری میں موجودہ زمانے میں جو ترقی ہوئی ہے وہ یہاں دیکھی جا سکے گی۔ ایسے آلات بھی یہاں ہوں گے۔ جن سے چھاپہ خانے کے درجہ حرارت کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ ... کے سلسلے میں ابتدائی انتظامات مکمل کو چکے ہیں۔ اس مرکز پر تقریباً ... لاکھ روپے صرف ہوں گے۔

وصایا

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۱۴۰۹۴: منکہ عبدالرحمٰن ولد مستری بڈھا صاحب قوم مغل پیشہ ترکھان عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن چک ۹۶ گ ب مربع ڈاکخانہ چک ۱۰۰ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری سالانہ آمد بذریعہ ... ۱۵۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ... ہوگی۔ العبد عبدالرحمٰن موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبدالکریم ... گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۰۹۲: منکہ فضل الٰہی ولد میاں عبدالعزیز صاحب قوم ... پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن خانیوال ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت نقد ۱۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ اور میری ماہوار آمد قریباً ۵۰۰ روپے ہے۔ میں اپنی جائداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ خود پیدا کردہ ۲۵ تولہ زیورات طلائی ہیں۔

دس ہزار روپیہ لوگوں سے لینا ہے اس کے بھی ۱/۱۰ کی وصیت کرتا ہوں۔

میرے ذمہ ایک ہزار روپیہ میری بیوی کا مہر واجب الادا ہے۔ یہ رقم جائداد میں سے منہا کی جائے گی میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد فضل الٰہی موصی بقلم خود۔ گواہ شد خورشید انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عبدالغنی سیکرٹری انجمن احمدیہ خانیوال بقلم خود۔

برطانوی فرنیچر کی نمائش

لنڈن۔ ارلز کورٹ لنڈن میں ۱۴ سے ۲۴ فروری تک برطانوی فرنیچر کی نمائش کی جا رہی ہے اس میں تین سو برطانوی صنعت کار فرنیچر کے نئے نئے نمونے پیش کریں گے۔ یہ اس لحاظ سے دنیا کی سب سے بڑی نمائش ہے کہ ایک جگہ اس قدر فرنیچر کہیں یکجا نہیں ہو سکتا۔

اندھوں کی فلاح و بہبود کا مرکز

راولپنڈی ۱۵ فروری۔ مغربی پاکستان میں اندھوں کی فلاح و بہبود کے لئے راولپنڈی میں ایک مرکز قائم کیا جا رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے ایک نمائندے سر کلو تھا میکنزی اور افواج پاکستان کے سابق ڈائرکٹر جنرل لفٹیننٹ جنرل ... اس مرکز کی تعمیر ہے۔

صدر جمہوریہ ترکیہ محمد جلال بایار کا دورہ پاکستان

کراچی۔ صوبہ سرحد اور لاہور میں شاندار خیر مقدم کے انتظامات

کراچی ۱۵ فروری۔ صدر جمہوریہ ترکیہ مسٹر جلال بایار اور ان کی اہلیہ مادام رشیدہ جلال جو دس روزہ سرکاری دورہ پر پاکستان آ رہے ہیں ۱۸ فروری کو جمعہ کے دن صبح ۱۰ بجے اپنے جہاز سے ساحل کراچی پر اتریں گے۔ ساحل پر گورنر جنرل۔ وزیر اعظم اور بیگم محمد علی ان کا استقبال کریں گے۔ ذیل میں ان کے دورے کا تفصیلی پروگرام درج کیا جاتا ہے۔

ساحل کراچی پر گارڈ آف آنر کا معائنہ کرنیکے بعد وہ اور ان کی اہلیہ اور جماعت کے دوسرے افراد جلوس کی معیت میں ساڑھے ۱۰ بجے گورنر جنرل ہاؤس پہنچیں گے۔ ۱۲ بجے شام کو وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی گورنر جنرل ہاؤس میں ان سے ملاقات کریں گے رات کے ۸ بجے گورنر جنرل معزز مہمان کے اعزاز میں ایک عشائیہ ترتیب دیں گے۔ دوسرے دن وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ قائد اعظم اور قائد ملت کے مزاروں پر پھول چڑھائیں گے۔ اس کے بعد گورنر جنرل ہاؤس میں کابینہ کے وزراء سے ملاقات کریں گے۔ مادام رشیدہ جلال بایار اپوا کی جنرل سیکرٹری کے ساتھ عورتوں کی صنعتی اور دستکاری کے مراکز کا معائنہ کریں گی۔ وہ گل رعنا کلب بھی جائیں گی شام کو کراچی کے شہریوں کی طرف سے فریئر ہال میں صدر ترکیہ کو خیر مقدمی سپاسنامہ پیش کیا جائیگا رات کے آٹھ بجے وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور ان کی بیگم معزز مہمانوں کو عشائیہ پر مدعو کریں گے۔

۲۰ فروری اتوار کے دن صدر ترکیہ شاہی پاکستان بحریہ کا معائنہ کریں گے۔ شام کے ۶ بجے سفیر ترکی متعینہ پاکستان ان کے اعزاز میں ایک دعوت دیں گے۔ رات کو گارڈن پارٹی گورنر سندھ کی طرف سے ہوگا۔

عراق بھی افریشیائی کانفرنس میں شرکت کریگا

بغداد ۱۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ عراق نے افریشیائی کانفرنس میں شرکت کی دعوت منظور کر لی ہے یہ کانفرنس اپریل میں انڈونیشیا میں بانڈونگ کے مقام پر ہو رہی ہے۔

شاہ حسین عراق کے دورے پر روانہ ہو گئے

۱۵ فروری۔ اردن کے شاہ حسین کل بذریعہ طیارہ عراق کے ۵ روزہ دورہ پر روانہ ہو گئے۔ اطلاعاتی ذرائع نے بتایا ہے کہ انہیں یقین ہے کہ وہ اپنے قیام کے دوران عراق اور مصر کے درمیان مجوزہ معاہدے کے بارہ اختلافات دور کرانے کی کوشش کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ مصر کے وزیر اعظم کرنل ناصر ایک خاص نمائندہ شاہ حسین کیلئے ناصر کا پیغام لے کر گیا تھا کرنل ناصر نے شاہ حسین کو دو سونے کی جیبیں یا ایک پستول بھی تحفہ کے طور پر بھیجے تھے۔ جس میں عربی میں کشیدہ کاری کی گئی تھی۔

خان محمد اور محمود حسین نے پاکستان کو شکست کے خطرے سے بچالیا

پشاور ۱۵ فروری۔ پشاور میں کل پاکستان اور بھارت کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان چوتھے ٹیسٹ میچ کے تیسرے دن کھیل ختم ہونے تک پاکستان بھارت کی پہلی اننگز کے سکور سے ۱۳ رنز کم تھا اور اس کے ۶ کھلاڑی ابھی کھیلنے باقی تھے۔ اس سے پیشتر بھارت کی ٹیم چائے کے وقفہ سے تھوڑی دیر پہلے ۲۴۵ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی تھی۔ پاکستان نے اپنی پہلی اننگز میں ۱۸۸ رنز بنائے تھے۔ کاردار نے آج بھی کل کی طرح اپنی دفاعی تدابیر جاری رکھیں اور اسی طرح بھارت کا سکور جلد نہ بڑھ سکا۔ کاردار نے تمام دن خان محمد اور محمود حسین کو بولنگ سے لگائے رکھا۔

شام عرب لیگ کے منشور کا پابند رہیگا

دمشق ۱۵ فروری۔ شام کے وزیر اعظم صابری العسلی جن کی کابینہ نے کل حلف وفاداری اٹھایا۔ کہا ہے کہ شام اپنی پالیسی کو عرب لیگ کے منشور اور عربوں کے اجتماعی تحفظ کے تحت بنائے گا۔ یہ الفاظ انہوں نے ایک اخباری نمائندے کے سوال کے جواب میں کہے۔ جس نے کہا تھا کیا شام عرب لیگ کے منشور کا پابند رہے گا۔

مسٹر کھوڑو کے تقرر کے خلاف چیلنج کی سماعت

کراچی ۱۵ فروری۔ سندھ چیف کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر کانسٹنٹائن کی صدارت میں پیر الٰہی بخش کی درخواست کی سماعت شروع ہو گئی۔ اس درخواست میں پیر الٰہی بخش نے وزیر اعلیٰ سندھ مسٹر محمد ایوب کھوڑو کے تقرر کو چیلنج کیا ہے

مشرقی بنگال میں پارلیمانی نظام کی بحالی کیلئے ضروری ہے کہ صوبائی لیڈر پہلے اپنے اختلافات دور کریں

کراچی سے ڈھاکہ پہنچنے پر وزیر اعظم مسٹر محمد علی کا بیان

کراچی ۱۵ فروری۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے جو کل صبح کراچی سے ڈھاکہ پہنچے۔ ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ مشرقی بنگال کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر پارلیمانی نظام کی بحالی کے بارے میں کوئی یقینی بات نہیں کہی جا سکتی۔ کیونکہ مشرقی بنگال کے سیاسی رہنما خود اس بارے میں متضاد رائیں رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ صوبے میں مستحکم پارلیمانی نظام کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کے آپس کے اختلافات دور کر دیئے جائیں۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ کیا وہ سات مارچ کو کراچی میں دستور یہ کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ مجھے ایسے کسی اجلاس کا علم نہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہ پاکستان کا مجوزہ دستور کب تک تیار ہو جائیگا مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ مستقبل کے بارے میں کیسے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مسٹر محمد علی نے یہ بھی کہا۔ کہ انہوں نے اب تک برطانوی سراغ رساں کی رپورٹ کا مطالعہ نہیں کیا۔ جو مسٹر لیاقت علی خاں کے قتل کی تحقیقات پر مامور کیا گیا تھا۔ متحدہ محاذ کے ۱۷ فروری کے اجلاس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ وہ اس وقت تک یہاں نہیں رہیں گے۔ کیونکہ وہ بہت جلد کراچی واپس جا رہے ہیں۔ البتہ وہ اپنے مختصر سے قیام کے دوران "صورت حال" کا جائزہ لیتے رہیں گے۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ بہر حال میں مشرقی بنگال میں پارلیمانی نظام حکومت کی بحالی کے لئے گذشتہ مہینے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ کراچی میں صدر ترکیہ مسٹر جلال بایار کی آمد کے سلسلے میں جا رہے ہیں۔ اور اس کے بعد انہیں بنکاک اور منیلا جانا ہوگا۔ انہوں نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔ کہ وہ پھر زیادہ عرصے قیام کے لئے مشرقی بنگال آئیں گے۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ کب۔

فیاض علی لاہور پہنچ گئے

لاہور ۱۵ فروری۔ کل ایڈووکیٹ جنرل پاکستان مسٹر فیاض علی کراچی سے لاہور پہنچ گئے۔ وہ ایک دو روز میں فیڈرل کورٹ میں سندھ چیف کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل کریں گے۔

ضروری اعلان

امام الدین عرف روڑا ولد کاکے خاں کوٹ کپورہ (ریاست فرید کوٹ) حال چک ۹۶ گ۔ب ضلع لائلپور کئی دنوں سے لائلپور گئے تھے۔ تقریباً دو ہفتے گذر چکے ہیں۔ ان کا وعدہ تھا۔ کہ رات کو واپس آجاؤں گا۔ لیکن تقریباً دو ہفتہ سے لاپتہ ہیں۔ کئی دنوں سے ان کی تلاش ہے۔ لیکن وہ نہیں ملے۔ بمقام جڑانوالہ ضلع لائلپور کے کسی دوست کو علم ہو۔ تو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ ان کا سابقہ گاؤں جیون والا تھا

احمد علی علی گوہر اینڈ سنز ربوہ

لائل پور کے گوداموں میں ناقص گیہوں

لاہور ۱۵ فروری۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ لائل پور کے گوداموں میں جو گیہوں انسانی ضرورت کے ناقابل پڑا ہوا ہے۔ اسے تباہ کر دیا جائے۔

فیروز خاں نون کراچی جا رہے ہیں

لاہور ۱۵ فروری۔ وزیر اعلیٰ پنجاب ملک محمد فیروز خاں نون آج بذریعہ طیارہ کراچی تشریف لے جا رہے ہیں۔

پشاور یونیورسٹی میں پشتو اکیڈیمی قائم کی جائے گی

پشاور ۱۵ فروری۔ سردار عبد الرشید وزیر اعلیٰ سرحد نے جو پشاور یونیورسٹی کے پرو چانسلر بھی ہیں۔ ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ پشاور یونیورسٹی اپنے تعلیمی ترقی کے منصوبہ کے تحت ایک پشتو اکیڈیمی قائم کر رہی ہے۔ یہ اکیڈیمی اگلے مہینے کی پہلی تاریخ سے کام شروع کر دیگی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا۔ کہ پشتو اکیڈیمی پوسٹ گریجوایٹ تعلیم اور ریسرچ کے علاوہ پشتو زبان میں نئی ادبی تحقیقات کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ حکومت سرحد اکیڈیمی کے اخراجات کے لئے یونیورسٹی کو معقول امداد دینے کا انتظام کر دی ہے۔

بنکاک ۱۵ فروری۔ جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم میں فلپائن کی شرکت کی منظوری تیسری مرتبہ باضابطہ طور پر دونوں ایوانوں میں دی گئی ہے۔

روس بین الاقوامی حالات سے خائف ہے

لندن ۱۵ فروری۔ تین امریکی صحافی جو کل لندن پہنچے ہیں۔ ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ روس نے بھاری صنعتوں پر زیادہ توجہ دینے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس بین الاقوامی حالات سے خائف ہے۔